بلاشبہ اللہ تعالیٰ عِفَّت وحیااور گناہوں اور عیوب کی پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، حَثَّنَا عَلَى الْحَيَاءِ وَالسَّتْرِ فِي كِتَابِهِ الْكَرِيمِ، ووعَدَنَا عَلَى ذَلِكَ بِالْفَوْزِ الْعَظِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يُسْتُرُ عِبَادَهُ الْمُتَّقِينَ، وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَعْظَمُ النَّاسِ حَيَاءً، وَأَكْثَرُهُمْ سِتْرًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! بلا شبہ اسلام میں حیا اور اور لوگوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کی بہت زیادہ فضیلت ہے اللہ جَلَّ جَلَالُہُ کو یہ پاکیزہ صفات بے انتہاء محبوب ہیں چنانچہ نبی رحمۃ لِّلعٰلمین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:«إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ، يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ»(٢).بلاشبہ اللہ عزّوجلّ حِلم وبُردباری والا حیاوالا اور لوگوں کے عیوب اور گناہوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند

(١) البقرة : ٢٨١.
(٢) أبو داود : ٤٠١٢، وأحمد : ١٧٩٧٠.

حیا

فرماتا ہے، حیا اور پردہ پوشی دو ایسی عمدہ خصلتیں ہیں جو ایک دوسرے کو لازم ہیں، حیا اور سَتَّاری کی عظمت اور اہمیت کیلئے یہی بات کافی ہے کہ یہ دونوں اللہ جَلّ جَلالُہ کی پاکیزہ صفات میں شامل ہیں پس اللہ تعالی کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ وہ مانگنے والے کو خالی ہاتھ لوٹائے یا اپنے سے امید لگانے والے کو نامراد واپس کرے[١] یا اپنے بندے کا پردہ اور اس کا عیب کھولے اللہ سبحانہ و تعالیٰ دنیا میں بندوں پر حِلم اور کرم کرتے ہوئے ان کی پردہ پوشی کرتا ہے جبکہ آخرت میں ان پر رحم و فضل کرتے ہوئے ان کی سَتَّاری فرمائے گا اور ان کو اپنی رحمت کے پردے میں ڈھانپ لے گا نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «يَدْنُو أَحدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ -أَيْ: سِتْرَهُ- فَيَقُولُ: أَعمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيقُولُ: نَعَمْ. وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيُقَرِّرُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ»[٢]. (قیامت کے دن) تم میں سے ایک بندہ اپنے رب سے قریب ہو گا یہاں تک کہ باری تعالی اپنی خاص رحمت (یعنی اپنی مُعافی اور اپنا پردہ) اس پر ڈالے گا پھر فرمائے گا کیا (تجھ کو یاد ہے؟) تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ پس وہ اقرار کرے گا ہاں اے میرے رب (میں نے یہ سارے گناہ کئے تھے) پھر اللہ رب العزت دوبارہ اس سے فرمائے گا کیا تو نے فلاں فلاں گناہ کیا تھا؟ پس وہ دوبارہ اقرار کرے گا ہاں اے

---

(١) الترمذي: ٣٥٥٦.

(٢) متفق عليه واللفظ للبخاري.

میرے رب: پس خدائے عزّوجلّ اس سے تمام گُناہوں کا اقرار کرالے گا پھر اس سے فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج تیری مغفرت کرتا ہوں اور تجھ کو مُعافی دیتا ہوں، پس بہت ہی عظیم ہے اللہ کی رحمت، اس کا حِلم، اس کی حیا اور اس کی پردہ پوشی، اللہ جلّ جلالہ نے حیا اور پردہ پوشی کو ایسی فطرت بنایا ہے جس پر انسان کو پیدا فرمایا ہے چنانچہ یہ فطرت انسانوں کی طبیعتوں میں ان کے ماں باپ حضرت آدم اور سیدہ حواء علیہما السلام کی طرف سے منتقل ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ان دونوں حضرات کے دلوں میں سَتْر پوشی کا الہام اور خیال پیدا کیا تھا باری تعالی کا ارشاد ہے: (فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ)[1]. پس جب دونوں نے درخت کا مزہ چکھا تو ان دونوں کی شرم کی جگہیں ایک دوسرے کے سامنے کھل گئیں اور وہ دونوں جنت کے کچھ پتے جوڑ جوڑ کر اپنے بدن پر چپکانے لگے الغرض اپنے پوشیدہ مقامات کو چُھپانا اور سَتْر پوشی ایسا عمل ہے جس کو انسان یعنی حضرت آدم نے سب سے پہلے کیا ہے[2]

اللہ کے نیک بندو اور میرے ایمانی بھائیو! یقیناً حیا اور پردہ پوشی ان پاکیزہ اور شریفانہ خصلتوں میں سے ہے جن سے تمام انبیاء ورسل علیہم السلام اور اتقیاء وصالحین

---

(١) الأعراف : ٢٢.

(٢) التحرير والتنوير : (٨-ب/ ٦٤).

عِظام آراستہ تھے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيرًا»(١). موسیٰ بہت باحیا اور پردہ پوشی کرنے والے مَرد تھے، خود ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمدِ عربی ﷺ عِفّت وحیا کے بہت اعلیٰ مقام پر فائز تھے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کے پاکیزہ اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بہت زیادہ حیا والے تھے (٢) نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ» (٣) ہر دین کا ایک خُلق اور خصلت ہے، جبکہ اسلام کا خُلق حیا ہے، آپ ﷺ پردہ پوشی کا بہت اہتمام فرماتے اور رب ذوالجلال والاکرام سے دعا کیا کرتے کہ وہ آپ کے ساتھ ہمیشہ پردہ پوشی کا معاملہ فرمائے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ صبح اور شام میں اِس دعا اور اِن کلمات کو ترک نہیں فرماتے تھے: «اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي»(٤). اے میرے اللہ! میرے پوشیدہ امور کی اور میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما، آنحضرت ﷺ نے اِنہیں اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ خوبیوں پر اپنے صحابۂ کرام کی تربیت فرمائی تھی چنانچہ حیا اُن حضرات کا خُلق اور پردہ پوشی ان کی خصلت تھی اس سلسلے میں حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بہت ہی اعلیٰ اور

---

(١) البخاري : ٣٤٠٤.
(٢) البخاري : ٤٧٣٩.
(٣) موطأ مالك : ٩٥٠.
(٤) الأدب المفرد للبخاري : ١٢٠٠.

نرالی تھی وہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان اپنی حیا اور پردہ پوشی میں معروف ومشہور ہیں یہاں تک کہ خود نبی کریم ﷺ نے ان کی اس خصلت کی گواہی دی ہے چنانچہ ارشاد ہے: «إِنَّ عُثْمَانَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ، تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ»[1]. عثمان بہت باحیا اور پردہ پوشی کرنے والے ہیں فرشتے ان سے حیا کرتے ہیں، آپ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھی حیا اور سَتْر پوشی معروف ومشہور ہے[2] اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا[3] اور تمام اُمَّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی یہی شان تھی ایسے ہی تمام صحابیات رضی اللہ عنہن اور مومنات صالحات بھی حیا اور سَتْر پوشی کے زیور سے آراستہ تھیں اور عِفَّت اور سَتْر پوشی کا اہتمام کرنے والی تھیں، یقیناً مذکورہ مثالی خواتین میں ہماری ماوں بہنوں اور تمام خواتینِ اسلام کیلئے ایک اسوہ اور نمونہ ہے، مسلم عورت تو پردہ کا نام ہے وہ شرم وحیا کا پیکر ہوا کرتی ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے کپڑوں میں چھپائے رکھے اور اپنے لباس میں اور اپنے پردے میں اپنی تہذیب اور اپنی شائستگی سمجھے اور اپنی عِفَّت اور اپنے وقار کا اظہار کرے، اور کیا ہی خوب ہو کہ مسلمان مَرد بھی عِفَّت وحیا سے آراستہ ہو پس وہ عمدہ کپڑا زیب تن کرے اور پردہ اور سَتْر پوشی والا لباس اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالی نے حیا اور اور سَتْر پوشی کو ایک ساتھ

---

(١) مسلم : ٢٤٠١، والمعجم الأوسط : ٨٦٠١ واللفظ له.
(٢) سير أعلام النبلاء : (٣/٤٢٥)
(٣) أحمد : ٢٥٦٦١.

جوڑکر بیان فرمایا ہے:(يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ)(١). اے اولادِ آدم !ہم نے تمکو پہننے کے کپڑے عطا کئے ہیں جو تمھاری سَتْرپوشی کرتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوی والا لباس توسراسر خیر ہے یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ یاد رکھیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے ہمیں بدن چھپانے کیلئے لباس کی اہمیت کی خبر دی ہے اور تقوی کے لباس یعنی حیا کی فضیلت کی یاد دہانی کرائی ہے(٢) پھر اسلامی معاشرے کی اقدار وعادات اور اس کی شناخت کے مطابق سَتْرپوشی اور حیا کا اہتمام معاشروں میں فضائل اور کمالات کو فروغ دیتا ہے،اور پاکیزہ اخلاق اور اجتماعی زندگی کے احترام کو مضبوط کرتا ہے

عِفَّت وحیا اور پردہ پوشی کی خصلت اپنانے والو! انسان کی اپنی سَتْرپوشی میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اپنے کسی گناہ اور خطا کو کسی سے بیان نہ کرے پس اگر آدمی سے غلط حرکتیں سرزد ہوجائیں یا وہ کسی گناہ میں پڑ جائے اور اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی فرمادے تو اس کو اللہ تعالی کی سَتَّاری اور پردہ پوشی کو غنیمت سمجھنا چاہیے اپنی غلطِی کی اصلاح کرنی چاہیے اپنے کو گناہ کے اسباب سے دور رکھنا چاہیے اور اپنے خالق جل جلالہ سے سچی توبہ کرنی چاہیے اس طرح اللہ تعالی اس پر اپنی عافیت اور پردہ پوشی کو

---

(١) الأعراف : ٢٦.
(٢) تفسير القرطبي : (١٨٤/٧).

باقی رکھے گا اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کی توبہ قبول فرمالے گا نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ، إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ»(۱). میری پوری امت معافی کے لائق ہے سوائے مُجا ہِرین یعنی کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کے اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہیکہ آدمی نے رات میں کوئی (گناہ کا) کام کیا پھر اس نے اس حال میں صبح کی کہ اللہ تعالی نے اسکی پردہ پوشی فرمائی تھی مگر وہ کہنے لگے اے فلاں میں نے گذشتہ رات ایسا ایسا (برا) اکام کیا حالانکہ اس کے رب نے شب میں اسکی پردہ پوشی فرمائی تھی لیکن صبح ہوتے ہی اس نے خود اللہ تعالی کے پردے کو کھول دیا، بلاشبہ جو بندہ خطاوں کو چُھپاتا ہے تو اللہ تعالی بھی اس کی پردہ پوشی فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی سے سچی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور جو شخص برائی کے بعد نیکی کرلیتا ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے وہ نیکی اس گناہ کو مٹادیتی ہے چنانچہ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسولَ اللہ! مجھ سے ایک گناہ سرزد ہوگیا ہے سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ مجلس میں

(۱) متفق عليه.

موجود تھے انہوں نے اُن صاحب سے فرمایا کہ اللہ نے تمھاری پردہ پوشی کی ہے تو اگر تم بھی اپنی پردہ پوشی کر لیتے تو کیا حرج تھا؟ پس وہ صاحب اٹھے اور جانے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے، اس آیت کو سن کر مجلس میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! یہ فضیلت خاص طور پر ان صاحب کیلئے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً»[1]. نہیں: بلکہ تمام لوگوں کیلئے ہے، یا اللہ! ہم تجھ سے اپنے اقوال و افعال میں حیا کا سوال کرتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں تیری پردہ پوشی اور ستّاری کی دعا کرتے ہیں

** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) مسلم: ٢٧٦٣. والآية الكريمة من سورة هود: ١١٤.
(٢) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يُحِبُّ لِعِبَادِهِ الْحَيَاءَ، وَيَرْضَى لَهُمُ السَّتْرَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! بلاشبہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی لغزشوں کو چھپانا اور ان کی پردہ پوشی کرنا بہت محبوب عمل ہے دنیا میں اس کا ایک نفسیاتی فائدہ اور ایک اجتماعی اور معاشرتی اثر ہوتا ہے اور خاص طور پر خطاکار کو اس کا بہت فائدہ ملتا ہے کیونکہ لوگوں کی طرف سے اس کی پردہ پوشی کے بعد عموماً اس کو توبہ کی توفیق مل جاتی ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ آدمی کے عمل کی خوبی کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کا جو عیب دیکھے تو اللہ کی طرف اس کے رجوع کی اور اس کی توبہ کی امید کرتے ہوئے اس کے عیب کو چھپا دے[1] یقیناً لوگوں کی خطاوں اور گناہوں پر پردہ ڈالنے کا قیامت کے دن بہت بڑا اجر وثواب ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: **«مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»**[2]. جس شخص نے کسی مسلمان کی سَتْر پوشی کی تو خدائے عزوجل دنیا اور آخرت

(١) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء (٨/٦٦) والقَائل هو: شَقِيقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ البلخي الزاهد رحمه الله.

(٢) متفق عليه واللفظ لمسلم.

میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، پس مسلمان کو جب اپنے غیر کی کسی لغزش کا علم ہو تو اس پر پردہ ڈال دے پھر اللہ جلّ جلالہ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمادے گا اور حیا ایک بہت ہی پاکیزہ سلوک اور نیک خصلت ہے ہمیں اپنی فیملی میں اپنے گھروں میں اپنے مدرسوں میں اور اپنے معاشرے میں اس خصلت کے ساتھ زندگی گذارنی چاہیے اس طرح ہماری زندگی کی سعادت مندی اور کامیابی میں اضافہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ»[1]. حیا جس میں بھی ہوتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے، پس ضروری ہے کہ بچوں کے والدین اور ان کے آباء اپنے گھروں میں، معلمین اور معلمات اپنے مدرسوں میں، اور ڈیوٹی والے حضرات وخواتین اپنی آفسوں میں اس عظیم انسانی اور دینی خصلت کو اپنائیں اور حیا اور پردہ پوشی کو اپنے تمام معاملات میں مضبوطی کے ساتھ اختیار کئے رکھیں بلکہ معاشرے کے تمام طبقات وافراد خواہ وہ کہیں بھی ہوں اس پاکیزہ خصلت کا اہتمام کریں پس وہ اپنے اخلاق وکردار میں دوسروں کیلئے اُسوہ اور قُدوہ بنیں تاکہ تمام لوگ سعادت مندی اور عزت و وقار کی زندگی گذار سکیں اور ہر ایک کو امن وامان اور سکون واطمینان نصیب ہو

---

(١) البخاري في الأدب المفرد : ٦٠١، والترمذي : ١٩٧٤، وابن ماجه : ٤١٨٥.

اللہ کے نیک بندو: آیئے بارگاہِ الٰہی میں مخلصانہ دعا کریں کیوں کہ جب بندہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے سامنے اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا ہے اور اس سے عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالی کو اس بات سے شرم آتی ہے کہ وہ اپنے بندے کو نامراد اور ناکام لوٹا دے: اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن ہم کو عِفَّت وحیا کی خصلت سے آراستہ کر دے ہماری خطاؤں اور گناہوں پر پردہ ڈال کر ہم کو توبہ کی توفیق عطا فرمادے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمادے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ: **(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)**[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَوْفَرَهَا، وَمِنَ الْعُلُومِ أَنْفَعَهَا، وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَكْمَلَهَا، وَنَسْأَلُكَ السَّعَادَةَ فِي الدُّنْيَا، وَالْفَوْزَ فِي الْآخِرَةِ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.** اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْمَغْفِرَةَ وَالثَّوَابَ لِمَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَلِوَالِدَيْهِ،

---

(١) الأحزاب : ٥٦.

وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، وَاغْفِرِ اللَّهُمَّ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُكَ، أَوْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا يَعُودُ نَفْعُهُ عَلَى مَرِيضٍ أَوْ يَتِيمٍ، أَوْ طَالِبِ عِلْمٍ أَوْ مِسْكِينٍ، وَاحْفَظْهُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا رَزَقْتَهُ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.